

نور افشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہی

نمبر ۱۲- جلد ۱ | لودیانہ ۲۲- مئی ۱۸۷۳ء | قیمت ۲ پائی

اشتہار قیمتِ نور افشاں

جو ہفتہ میں ایکبار جمعرات کے روز شایع ہوتا ہی- قیمت سالیانہ بلا محصول ۱۲/ مع محصول ۱۴/ ۔

جو صاحب بارہ پرچہ اکٹھے طلب فرمائینگے قیمت اُنکی لعہ روپیہ سالیانہ لینگے ۱۲/ فی پرچہ لیا جائیگا اور محصول ڈاک ذمہ خریداران نہ ہوگا بلکہ مالک مطبع اپنی طرف سے لگائینگے ۔

مینوسپل کمیٹی ہائے ہند

لفظ میونسپلٹی جسکے اصل میں معنے آزاد شہر یا قصبہ ہی آجکل اُس انتظام یا قوانین سلطنت پر دلالت کرتا ہی جو ایک ریاست یا ملک کے باشندگان سے متعلق ہو- وہ گورنمنٹ نہایت منصف خیرخواہ و ہمدرد رعایا سمجھی جاتی ہی جو اپنی ماتحت رعایا کو انتظام سلطنت میں نہایت خوشی سے شریک کرے اور بعض حقوق وہ آزادگی سے جو حاکم کو حاصل ہیں محکوم کو بھی محروم نہ کرے- خوش حال ہیں- رعایا کا جو ایسی مہربانی سے متنفع ہو کر اپنے کم بخت ہموطنوں کو چاہ ضلالت سے نکالنے اور اُنکو اوج تہذیب و انسانیت پر پہنچانے میں اپنی بھی خوشی تصور کرے اور حب الوطنی میں نام پیدا کرینگے سو وہ اپنے ہم جنس کی دقتوں اور مصیبتوں کو پیش کر کے اُنکی غمخواری اور فلاح میں کوشش کرے- صد رحمت ممبران میونسپل کمیٹی ہائے لندن پیرس برلن وغیرہ فرنگستانی امصار پر کہ جنھوں نے اپنے ہموطنوں کے لئے وہ کام کیا اور کرتے جاتے ہیں جو یادگار زمانہ بنا رہیگا- تعلیم نے وہ ترقی پائی کہ ایک گنوار زمیندار گو ہل چلاتا ہو مگر سند کامیابی امتحان یونیورسٹی کے پاس موجود ہی نام کو کوچبان مگر اخبارات یا کتابیں واسطے اخلاق واسطے مطالعہ کے کوچ باکس میں دھری ہیں تجارت کی یہہ گرم بازاری کہ وہاں کی ساخت کی اشیاء مشرقی ہند تک نہایت قدر اور خواہش سے خریدی جاتی ہیں- صفائی کی یہہ صورت کہ ادنی جاروب کش بھی فرش جھاڑنیکے بعد صابن اور خوشبو بغیر آرام نہیں کریگا- حفظان صحت کا یہہ معاملہ کہ کسی امر متعلقہ اُسکے اجزا میں حتی المقدور فروگذاشت نہیں ہو سکتا ان اضلاع متمدن واقع دنیا جدید- دو تین صدی سے پہلے نرے حیوان تھے اب انسانیت کے کاموں میں ایسے کامل ہیں کہ سیاح جسکا ایک دفعہ وہاں گذر ہوا مبہوت سا ہی رہ گیا- اُن کی ترقی کو بالاتر مادہ یا عمدہ اعمال حضرات سے منسوب کرتا ہی- دور نجاؤ صرف اپنے پڑوسی جاپانیوں کو دیکھو کہ فقط دس سال پہلے صورت میں انسان مگر سیرت میں اصل حیوان تھے نہ اپنے ملک میں کسیکو آنے دیتے اور نہ آپ کہیں جاتے تھے اب غالباً نہ جہالت اُنکے اُن پر یہہ اثر کیا کہ معاملہ تہذیب میں انگریزوں سے برابری کلام بھرتے ہیں اور نہ صرف اپنے بچوں کو امریکہ میں واسطے تعلیم کے بھیجتے ہیں بلکہ اپنی کل قلمرو میں ترویج زبان انگریزی کی تجویز کر رہے ہیں- سکنائے جزائر سینڈوچ نے کاشتکاری سے تجارت تک سب ہنروں اور دستکاریوں کو ایسا کمال کیا کہ تجارت و ساخت اشیاء صندل و ہاتھی دانت میں شہرہ آفاق ہے- غرض دنیا کے اور بہت سے ملک ہیں جو عقل اور انسانیت میں روز افزوں ترقی اور کامیابی حاصل کر رہے ہیں- مگر افسوس برادران ہند پر کہ باوجودیکہ ہر قریہ و قصبہ میں کمیٹیاں مینوسپل اور بعض جا سوسائٹیاں مختلف جگہوں میں انجمنیں اور ہمیشہ جلسے وغیرہ ہوتے رہتے ہیں مگر ڈھاک کے وہی تین پات اکثر بڑے بڑے شہروں میں عدم صفائی کی شکایتوں سے اخبار معمور ہیں حفظان صحت کے بجائے حفظان جہالت کی شہرت ہی کبھی سُننے میں نہ آیا کہ کسی ہندی نے علم جہاز سازی یا جہازرانی تحصیل کیا ہو یا کسی نے بہ نیت تجارت دنیا کے دور دراز ملکوں میں سفر کیا ہو کسی ہندی عالم نے اب تک کوئی ایسی کل بھی ایجاد نہیں کی جسکے طفیل اُسکے کم بخت ہموطنوں کو غیر کی محتاجی سے رہائی ملی ہو ایجاد تو بر کنار بلکہ کوئی ایسا بھی نہیں کہ غیر ملکوں کی بنی بنائی کلیں منگوائے اور اپنے دیسیوں کو تا متہ پاؤں گھسانے کی محنت یا ضایع وقت کے نقصان سے چھوڑا دے- ہر ایک چیز کی ساخت میں وہی پُرانے وحشیانہ طریق جاری ہیں- ہر ایک کسب کا کاریگر طلوع آفتاب سے تا غروب ناک گھستا اور خاک چھانتا ہی اور شام تک کہیں دو پیسہ کا منہ دیکھتا ہی آجتک چینی یا کھانڈ تمام ملک میں پاؤں سے مگر بنائی جاتی ہی- غلہ کنک کے پیشوں یا جوار کے کھیتوں وغیرہ کو لٹھوں سے کوٹے یا بیلوں کے گاہے بغیر نہیں نکل سکتا- کپاس سے روئی اور روئی سے سوت بنانے میں وہی بوڑھیا عورت کا بیلنا اور چرخہ سارا دن چلتا ہی اور شام تک بہت کم مقدار جنس تیار ہوتی ہی علی ہذا القیاس جولاہے دھوبی درزی وغیرہ کا یہی حال ہی بلکہ بڑے عرض کے کپڑوں کا بُننا یا بڑے طول کے تھانوں کا دھرنا

اُنکے فرشتوں کو بھی یاد نہیں حالانکہ بعض اور ملکوں کے ممبروں نے جن کو فی الحقیقت مربی قوم کہا چاہئے اپنے لوگوں کی انگلیوں سے کاتنا اور بُننا چھوڑا کر بذریعہ کلوں کے رواج دیا جنکی ایک ایک کی کارسازی کو یہاں کے ایک آدمی کی محنت سے وہ نسبت ہے جو ۲۶۶ کو نسبت ہے ایک سے بلکہ اس سے بھی زیادہ اور یہہ تفنن تر اور دولت کا بہا ڈیہہ کر یہاں کا سارا دن اُنکے ایک منٹ کے برابر بلکہ زیادہ تر۔ تعجب ہے کہ فیرنگ کے لوگ جو یہاں سے ہزاروں کوس پر بیٹھے ہیں نہ ہمارے ہمقوم نہ ہموطن نہ ہم مذہب نہ شکل صورت ایک اور نہ رنگ روپ ایک تاہم محض بلحاظ انسانی ہمدردی و ابنائے جنس کے غمخواری کے عام اس جستجو میں رہتے ہیں کہ یہاں کے واسطے کوئی صورت بہتری اور فلاح کی نکالیں۔ خاص لندن میں چند عرصہ سے ایک کمیٹی بنام برٹش انڈین ایسوسی ایشن مقرر ہے اور اُسمیں بڑے بڑے اُمرا و وزرا و ممبران پارلیمنٹ خاص و عام شامل ہیں اور ہمیشہ ہندوستان کی شکلوں اور مصیبتوں کی بابت گفتگو اور مباحثہ کر کے حتی المقدور کوئی موقعہ اُنکی بہتری کے پیش کرنیکا ہاتھ سے نہیں جانے دیتے۔ بخلاف اُنکے خیالات کے ہم اپنے یہاں کا حال دیکھتے ہیں تو کمال حسرت اور حیرت پیدا ہوتی ہے گر بازک تامل یہہ سب نقص اور تنزل اہل ہند نتیجہ اُس کم توجہگی کا پایا جاتا ہے جو وہ باب انتخاب کرنے ممبران میونسپل کمیٹی کے وقوع میں آتی ہے۔ اس عہدہ جلیلہ کے واسطے ذاتی ملکہ یا طبعی لیاقت تجربہ علمی یا سیاحت ہمدردی و خیرخواہی ابنائے جنس ترک خودغرضی و ترک پرورش نفس شرط ہے مگر ہمارے انتخاب شدہ ممبروں میں سے بعض ایسے ہیں جنموں نے لیاقت کو دو قدم پرے چھوڑا ہوا ہے اپنی قومی خیرخواہی کے بجائے خودغرضی مقدم سمجھی ہوئی ہے یہاں کے میونسپل اکثر ناخواندہ بیوپاری اور بے علم مہاجن مقرر ہوتے ہیں جنکو اپنی دکانداری اور کاروبار کے خیال سے سر کھجانے کی بھی فرصت نہیں ملتی یہہ ظاہر ہے کہ جنکا خیال کوڑی کوڑی کی ادہیڑ لگا ہوا ہے وہ بلا لحاظ [illegible]

کے رفاہ عام کی طرف کیونکر متوجہ ہونگے اور اگر ہونگے بھی تو جنکی اُنکی ذاتی لیاقت چنداں وسیع نہیں ہے سوا اُن میں اس یا ذہن میں نہ آئیگی کیا کر سکتے ہیں۔ سب سے اُنکا مشہور نام ہے۔ دوم سردار جاگیردار یا متمول لوگ ہیں جنکو اپنے ہی عیش و عشرت یا حظ نفسانی سے فرصت بہت کم ملتی ہے اور اگر شاذ و نادر واسطے نام آوری یا لحاظ حکام اور بالفرض بخیال رفاہ عام کمیٹی کی طرف توجہ بھی کریں تو اُنسے کیا ہوگا جبکہ نہ اُنکو سیر علمی پہنچے نہ تصنیفات و حالات امصار قرب و جوار مطالعہ تاریخ و اخبارات حاصل ہے اور نہ تجربہ کاری بذریعہ سیاحت و جہان بینی میسر۔ بعض زمینداروں کو بھی کمیٹی میں جگہ ملتی ہے جو بجائے پیش کرنے مصائب تو بیشک اپنی عداوت کے اظہار کا اور اپنے خاص فایدہ برابری کا موقعہ نکالتے ہیں +

میری یہہ عرض کچھ حاسدانہ یا مخالفانہ نہیں ہے محض بیان امر واقعی ہے اور نہ میری شکایت کل ممبران کی نسبت ہے کیونکہ بعض بعض صاحب اُن میں سے ایسے ہیں چنانچہ میاں ید و شادی اور میہ تھوڑا بہت جو کچھ ہوتا ہے محض اُنہیں کی لیاقت اور نیک نیتی کا نتیجہ ہے۔ دیکھئے انجمن لاہور امرتسر اجمیر اودھ یا کمیٹی ملتان وغیرہ کس نہج پر شروع ہیں اور اپنے لوگوں کے واسطے کیا کیا کرتے جاتے ہیں۔ گو مجھ کو صرف اُن اصحاب کے انتخاب پر زور ہے جو خود علم اور تہذیب کے محتاج ہوں اور اشاعت تعلیم عام و تہذیب قومی کے حامی بنائے جاویں۔ اپنی خودغرضی اور نفس پروری پیش نظر ہو اور پھر عامہ خلقت کا مرجع اور پیرامن ٹھہرائے جاویں وہ تو مثل قاضی بریش خود درماندہ ہیں اوروں کو خضاب کیا کرینگے مصرع اوخویشتن گم است کرا رہبری کند۔ میری مختصر عرض اپنے منصف... عادل فیاض اور عاقل گورنمنٹ کی خدمت میں صرف یہ مقصد ہے کہ بروقت انتخاب ممبران لحاظ اعلیٰ متمولی و شرافت نسبی کے ساتھ علمی لیاقتی و شرافت علمی پر بھی توجہ فرمائی جاوے [illegible]
[illegible] کی بجائے [illegible]

و نیک نیت اشخاص مقرر فرمائے جاویں۔ سونے کی گلٹ سے تانبے کا پیسہ اشرفی نہیں بن سکتا اور نہ سونا تانبے کی کوں میں تانبا قرار دیا جا سکتا ہے۔ عزت اُسیکا حق ہے جو عزت کے لایق ہے ورنہ جو تھا کلغی جیغہ ہر کوئی پہن سکتا ہے سرداری یا جاگیرداری عہدہ اُسیکو سجتا تھا جسنے اپنی لیاقت سے حاصل کیا اُسکا خیرات خور نالایق بیچارہ ماموں جی کی بیربلیوں پر ناحق اکڑتا ہے ہم اپنے معاصرین مضامین نویسوں سے قوی امید رکھتے ہیں کہ اس رفاہ عام و بہتری ملک کے خیالات پر اپنے اپنے مضامین عالیہ بذریعہ اخبارات اپنے گورنمنٹ کے حضور تک پہنچائیں تاکہ اس نقص کی اصلاح جلد تر صورت پذیر ہو +

اخبارات مُلکی و ولائیتی

سیالکوٹ۔ تا ہنوز جنابہ سیتلا صاحبہ یہاں موجود ہیں بچوں کو دونوں ہاتھوں سے لے رہی ہے خدا تعالیٰ جلد اسکو دفع کرے جس جس بچہ کو ٹیکا دیا گیا اُسکو سیتلا کا نام و نشان نہیں نکلا بلکہ جس کو ٹیکا لگایا گیا ہے اُس بچہ سے سیتلا خود دور ہی رہی جہاں وہ بچہ رہتا ہے اس مکان کیا اُس محلہ میں سیتلا کا گذر نہیں ہوا مگر وہ جنکے والدین اپنے بچوں کو ٹیکا نہیں لگواتے تھے اور کوسوں ٹیکا لگانیوالوں کا نام سنکر بھاگتے تھے اور اپنے بچوں کو گھروں میں چھپا رکھتے تھے وہی اب دھڑا دھڑ سر کو پیٹتے ہیں اپنے بچوں کو حوالہ سیتلا صاحبہ کر کے غم کھاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہائے افسوس ہمنے ٹیکا کیوں نہیں لگوایا تھا +

مسٹر فورساتھ صاحب۔ بعد واپس آنے یارقند سے اپنے اصلی عہدہ پر حلقہ انبالہ کے کمشنر مقرر ہونگے + مد منفیلڈ

تجارت چاء۔ سال حال کے شروع سے ابتک ۵۹۲۰۰۰ پونڈ ہندوستان کی چاء انگلستان میں فروخت ہوئی +

ریل جدید۔ گورنمنٹ ہند نے ۹۰۱۱۵۲۲ روپیہ واسطے تیاری ریل جدید کے جو مدراس سے کدور تک بنائی جائیگی منظور کیا ہے +

حادثہ ناگہانی۔ چہارشنبہ گذشتہ کو مقام بروچ کے کارخانہ

...ی میں ایک حادثہ ہولناک واقع ہوا کہ انجن کے پہیہ میں جب پانی بہ کم ہو گیا تو منتظم انجن نے اُسمیں ایک لخت پانی ڈالدیا اُسپر فوراً وہ پہیہ پھٹ گیا جس سے تین آدمی مارے گئے اور سم اُجھلے گئے۔ عجیب بات یہہ ہے کہ پہیہ بعد پھٹنے کے چالیس گز کے فاصلہ پر اُچھل کر جا پڑا اور ایک بنگلہ پر لگ کر اُسے صدمہ سخت پہنچایا +

کردنی خویش آمدنی پیش۔ کارسپانڈنٹ ٹیمس آف انڈیا ایک خون کا حال بطوالت بیان کرتا ہے جسکا خلاصہ درج کیا جاتا ہے کہ ایک بانیہ جسکے پاس سات سو روپیہ کی تھیلی تھی تھانہ کوک بیلی میں آیا اور جمعدار سے شب باشی کی درخواست کی جسے بطیب زر منظور کیا اور اپنے ساتھیوں سے صلاح کی کہ رات کے وقت اسے قتل کریں روپیہ آپسمیں تقسیم کرلینگے جب یہہ ملازمان پولیس مکان کے اندر صلاح کر رہے تھے بانیہ کے دل میں شُبہ ہوا اور دیوار کے سوراخ سے گوش لگا کر اُنکی باتیں سُنتا رہا جنہوں نے یہہ تجویز کی کہ جمعدار اور ایک سنتری موجود رہیں اور باقی جاکر ایک قبر کھود دیں اور جمعدار بعد سلانے بانیہ کے اپنے پلنگ پر باہر جا رہے تاکہ وے اُس بانیہ کو تنہا سوتے پاکر قتل کریں بانیہ بعد سُننے اس گفتگو کے پلنگ پر لیٹ گیا اور اُسکے ساتھ جمعدار بھی ایسا بباعث کسی نشہ کے بیہوش ہو کر سو گیا بانیہ نے اُٹھکر روپیوں کی تھیلی جمعدار کے سر کے نیچے رکھکے باہر جاکر درخت پر چڑھ گیا اور منتظر اسبات کا ہوا کہ کیا واقع ہوتا ہے۔ اتنے میں اُسکے ہمراہی آئے اور بے تامل جمعدار کا سر کاٹ کر دفن کر دیا اور روپیوں کو چھپا دیا تاکہ کسی وقت اُسکو تقسیم کرلیں۔ اس اثنائے میں افسر روند گشت نے آکر پکارا کہ خیر ہے۔ بانیہ نے درخت پر سے بڑا شور کیا افسر نے اُسے نیچے بلا کر سب حال دریافت کیا جسکے مفصل بیان پر سب خونی ماخوذ ہو کر چالان عدالت ہوئے +

سرحدی خبریں۔ تجاران پووندہ کا ایک اور قافلہ مقام سنگیر پر گروہ سلیمان خیل سے لوٹا گیا طرفین سے کسی جان کا نقصان نہیں ہوا +

غزنی میں افواہ عام ہے کہ سردار عبدالرحمن خاں کو شاہنشاہ روس نے طلب کیا ہے تاکہ اُسے ہمراہ فوج کے خیوا میں بھیجے +

چند روز ہوئے مابین روسیوں اور خیوا میں جنگ ہوا جس میں خیوا والوں کو شکست ہوئی مگر تا حال وے بالکل مطیع نہیں ہوئے اِس لئے کہ وے ہنوز روسیوں پر رات کے وقت حملے کر رہے ہیں +

خبر ہے کہ محمد یعقوب خان حاکم ہرات نے خفیہ سردار عبدالرحمن خان خلف سردار افضل خان کو چٹھی لکھکر تمام خاندان امیر کابل کے ہلاک کرنے میں مدد مانگی اور یہہ بھی ترغیب دی کہ اگر موروثی سلطنت پر حملہ کر کے فتح کرنیکا موقع ملے تو ترک کی حاکم حال کو جو عیاشی میں مشغول ہو رہا ہے حوالہ کر کے آپ کو خوشی سے قبول کرینگے + تجویز یہہ ہے کہ بعد لینے ترکستان کے محمد یعقوب خان اور سردار عبدالرحمن خان متفق ہو کر کابل پر حملہ کر کے اپنے دشمن امیر کابل کو ملک سے خارج کر دیں کہتے ہیں کہ سردار عبدالرحمن نے جواب میں لکھا کہ میں اِس ارادے کو پورا کرنے کے لئے موقع دیکھ رہا ہوں +

اخبارات سے معلوم ہوتا ہے کہ امیر کابل نے اطلاع دی ہے کہ ان دنوں راستہ کابل کا ابتر ہو رہا ہے لہذا جانا مسٹر کناب صاحب کا فی الحال ملتوی رہا لیکن یقین ہے کہ آئندہ موسم سرما میں جاوینگے مابین قوم امیر خیل و قمرالدین خیل کے جنگ ہوا چنانچہ امیر خیل نے شکست پائی اور ۱۲۰ آدمی طرفین کے مارے گئے +

آفت۔ چند گورکھہ سپاہیان نوہری پر حادثہ ذیل واقع ہوا جب یہہ لوگ مقام وٹالہ ضلع گورداسپورہ میں پہنچے ایک چاہ سے پانی نکالنے کے لئے لوٹا ڈالا مگر رسی ٹوٹ گئی وہ لوٹا چاہ میں گر گیا جب اُنہنے لوٹا نکالنے کی کوشش کی وہ خود گر پڑا باقیماندہ جب اُسکو کھینچکر نکالنے لگے تو چاہ کا تمام کنارہ گرنے سے سبکے سب کوئے میں گر پڑے چار آدمیوں کی جان کا نقصان ہوا +

جناب لفٹننٹ گورنر بہادر۔ جناب لفٹننٹ گورنر بہادر پنجاب چھہ ہفتہ کے واسطے کشمیر کو تشریف فرما ہوئے ہیں اور ماہ جون کے آخر تک گورنمنٹ کو مراجعت فرماوینگے +

خودکشی۔ جالندھر میں ایک صاحب نامے جان ریڈلی نے اپنے تئیں مار ڈالا۔ یہہ صاحب سرکار کی طرف سے واسطے وصول جایداد ڈنبار صاحب متوفی کے مقرر کیا گیا تھا وارثان نے اُسکی نسبت شُبہ پاکر دعوی کیا کہ صاحب مذکور جایداد کو خورد برد کر رہا ہے سرکار نے مکانات کو جہاں اسباب تھا قفل لگا کر واسطے فیصلے کے ایک تاریخ مقرر کی دو دن بعد ریڈلی صاحب کھڑکی توڑ کر اندر گیا اور رسی لیکر اپنے تئیں پھانسی دی۔ یہہ صاحب ایک اُن چھہ سو بہادروں میں سے تھا جنھوں نے جنگ بالاکلاوہ میں اپنی شجاعت دکھلائی تھی +

انتخاب اخبارات تار برقی

۸۔ مئی۔ بمبئی۔ خان خیوا نے ۲۰ قیدیان روس سے واپس کرکے ماسوائے اور بیجا شرایط کے درخواست کی کہ جنگ موقوف کیا جائے +

۹۔ مئی۔ بمبئی۔ دستہ فوج کیلنکس قلعہ دریائے بامذو یا پر پہنچ گئی اور دستہ فوج دجک سے مل گئی ایلچیان خان خیوا معہ قیدیان روس مقام کیلنکس میں پہنچ گئے +

ایضاً۔ لنڈن۔ صوبہ لوزیانہ واقع امریکہ میں ٹیکس کی بابت مفسدہ ہوا +

جج کلارک صاحب نے پریزیڈنٹ گرنیٹ صاحب کو تار برقی بھیجی ہے کہ تمام صوبہ بغاوت اور غدر میں گرفتار ہوا ہے۔ مدد کے لئے فوج بھیجی گئی ہے +

ایضاً۔ بمبئی۔ مسٹر ناچ بُل ہوگس صاحب نے بجواب مسٹر ملکانتھ صاحب کے کہا کہ گول کوسٹ کی خبر خاطر خواہ نہیں دو مقابلوں کی قوم فانٹی کو مجبور ہو کر ہٹنا پڑا قوم اشانٹی کی فوج نے جس کا شمار ۳۰ یا ۴۰ ہزار تھا قلعہ کیپ کوسٹ کی طرف ہر ایک جانب سے قدم بڑھایا ہے شاہ اشانٹی نے چٹھی بھیجکر اپنا ارادہ

ملکیت الہیٰ کے لینے کا ظاہر کیا ہی +

نیند

ایک تو نیند جسم کی ہی جس سے سب اِنسان واقف ہیں لیکن جیسی جسمانی نیند ہی ویسی روحانی نیند بھی ہی دنیا میں بہت لوگ ایسے ہیں جو اِس دوسری قسم کی نیند میں مبتلا ہیں میرا ارادہ ہی کہ اُسکی نسبت کچھ بیان کروں +

روح کی وہ حالت جسکو نیند کہا جاتا ہی جسمانی نیند کے ساتھ بہت مشابہت رکھتی ہی جیسا جسمانی نیند میں انسان کام کرنے سے باز رہتا ہی اور اُسکا سارا بدن سُست ہو جاتا ہی اور ہاتھ جنکے وسیلے سے وہ تمام دن کام کرتا رہتا ہی بالکل بیکار ہو جاتے ہیں اور پانوں چلنے سے عاری ہو جاتے ہیں اور علیٰ ہذا القیاس آنکھیں دیکھنے سے اور کان سُننے سے باز رہتے ہیں اسی طرح روحانی نیند میں انسان کی روح بالکل سُست ہو جاتی ہی دینی فرایض کی نسبت غافل ہو جاتی ہی اور نجات کی تلاش نہیں کرتی نماز اور بندگی چھوڑ دیتی ہی یہ روحانی کام انسان کے لئے نہایت ہی ضرور ہیں لیکن افسوس کی بات ہی کہ انسان اگرچہ جسمانی کاموں کی نسبت نہایت چُستی اور چالاکی ظاہر کرتا ہی پر روحانی کاموں کے انجام دینے میں نہایت غافل رہتا ہی کبھی کبھی جب تنبیہ ملامت کرتی ہی تب انسان سے زندگی کی طرف اپنا خیال رجوع کرتا ہی لیکن اُسکی سرگرمی بہت سریع الزوال ہوتی ہی اور تھوڑی دیر قایم رہتی ہی اور پھر وہ سست اور بے پرواہ ہو جاتا ہی روحانی غفلت جسمانی نیند کے ساتھ ایک اور مشابہت رکھتی ہی جب انسان نیند میں ہوتا ہی تب وہ بالکل بیہوش ہو جاتا ہی اُسکے سارے حواس رفتہ رفتہ سن ہو جاتے ہیں پہلے اُسکی بصارت دور ہو جاتی ہی چنانچہ دیکھ نہیں سکتا پھر اُسکی قوت شامہ بھی اُسوقت زایل ہو جاتی ہی اور کانوں کی سماعت بھی رفع ہو جاتی ہی مگر خوش اُسکی قوت لامسہ بھی باقی رہتی ہی اور وہ ایک عجیب اور حیرت انگیز چیز بن جاتا ہی کہ باوصف زندگانی اور طاقت جسمانی کے تمام دنیا سے بے خبر ہو جاتا ہی اِس حالت میں اگر اُسکے سامنے نہایت خوبصورت تصویریں رکھی جائیں اور قیمتی موتی اُسکے روبرو دھرے جاویں تو وہ ہرگز اُنکی طرف خیال نہیں کر سکتا اگر اُسکے سامنے نہایت عمدہ خوشبودار پھول رکھے جاویں تو وہ اُنکی بو نہیں سونگھ سکتا اگر اُسوقت اُسپر کوئی صدمہ نازل ہووے مثلاً گھر کو آگ لگ جاوے یا کوئی درندہ اُس پر حملہ آور ہووے یا کوئی شخص اُسکے قتل کا ارادہ کرے تو وہ اُس سے بالکل بے خبر ہوتا ہی اور کوئی خوف اُسکے دل پر پیدا نہیں ہوتا یا کوئی اُسکو خوشی کی خبر دیوے تو وہ ہرگز اُس خبر سے خوش نہیں ہو سکتا اِس حالتمیں تم اگر اُسکو چھوؤ تو وہ کچھ معلوم نہیں کر سکتا اُسکو جگانے کے لئے ضرور ہی کہ آدمی زور سے ہلاوے ایسی نیند میں وہ حواس کھو دیتا ہی کہ گویا دنیا سے کچھ واسطہ ہی نہیں رکھتا جو شخص روحانی چیزوں کی نسبت غافل ہی اُسکی حالت ایسی ہی ہی اُسکو اگر اُسکے گناہوں پر مطلع یا نجات کی طرف متوجہ کیا جاوے تو کچھ پرواہ نہیں کرتا اگر اُسکے سامنے دوزخ کی شداید کا بیان کیا جاوے یا اُسکو بہشت کے نازو نعم کا حال سُنایا جاوے تو اُسپر کچھ اثر نہیں ہوتا وہ روز مرہ گنہگاری میں مصروف رہتا ہی اور اُسکے نتایج کی طرف کچھ خیال نہیں کرتا اور سوئے ہوئے آدمی کی طرح بالکل بیخوف و خطر خواب کی سی حالتمیں رہتا ہی گاہ گاہ اُسکی بے خبری اِس درجہ تک نیند کے ساتھ مشابہت رکھتی ہی کہ سوئے ہوئے آدمی کے موافق بہشت کی خوشی کے خواب دیکھتا ہی لیکن افسوس کا مقام ہی کہ یہ بے پروائی اُسکی بہت ہی خطرناک ہی کیونکہ دینداری ایسی چیز نہیں کہ انسان اُسکی نسبت بغیر خوف و خطر بے پرواہ رہ سکے کیونکہ اگر ہم اِس غفلت کی حالت کو نہ چھوڑیں تو ہمارا انجام آخر کو دوزخ اور ہمیشہ کی موت ہی جب ہم سوتے ہیں اور خوشی کے خواب دیکھتے ہیں تو چور ہمارے گھر میں آکر ہمارے اسباب کو چرا سکتا ہی اور ہمارے گھر کو آگ لگا دے سکتا ہی یا ہمکو قتل کر سکتا ہی اسی طرح جب بیدین آدمی خواب غفلت میں رہتا ہی اور خدا اور دوزخ و بہشت کا فکر نہیں کرتا تو شیطان اُسپر حملہ کرتا ہی اور ابدی تکلیف میں ڈالتا ہی +

وے لوگ جو اِس خواب سے جاگ اُٹھے ہیں اکثر اندوہناک ہوتے ہیں کہ کیوں اِتنی مدت تک ایسی غفلت کی حالت میں رہے اور دوسروں کے لئے متفکر ہوتے ہیں اور اُنکے جگانے میں کوشش کرتے ہیں اِس طرح کے غافل آدمی نہ صرف رذیل قوموں میں ہی ہیں بلکہ اشراف قوموں میں بھی موجود ہیں اور نہ محض جاہلوں ہی کے بیچ میں ہیں بلکہ عقلمندوں کے درمیان میں بھی ہیں کتنے لوگ دنیا میں ہیں جو اپنے دن غفلت میں ضایع کرتے ہیں شام سے صبح تک اور صبح سے شام تک دنیاوی کاموں میں مشغول رہتے ہیں لالچ اور طمع میں گرفتار عیش و عشرت ظاہری میں مصروف اور کسقدر تھوڑے لوگ ہیں جو خدا کی نسبت سوچتے ہیں اور اپنی روحانی بہتری کی طرف متوجہ نہیں ہوتے اِس حالت کو دیکھ کر خدا نے اپنے نبی کی معرفت یوں فرمایا ہی بیل اپنے مالک کو پہچانتا ہی اور گدھا اپنے صاحب کے چرنی کو جانتا ہی لیکن میرے لوگ کچھ نہیں سوچتے ہیں اور نہ مجھ کو پہچانتے ہیں +

اب ناظرین احباب سے میری التماس یہ ہی کہ اپنی روحانی حالت پر غور فرماویں اور دیکھیں کہ ہم نیند کی حالت میں ہیں یا بیداری کی اِس امر پر خیال کرنا نہایت ضرور ہی کیونکہ ہمکو معلوم نہیں کہ ہماری زندگی کسقدر مدت تک باقی ہی اگر ہماری زندگانی کا پیالہ بہت جلد لبریز ہو جاوے اور اُسوقت تک ابھی غفلت اور نیند کی حالتمیں ہیں تو ہمارے لئے آخر کو بہت ہی مشکل پڑیگی ہم اُس عذاب میں گرفتار ہونگے جسکا کبھی انجام و اختتام ممکن نہیں جہاں ہمیشہ کے لئے تکلیف اور دُکھ ہو وہ دوزخ جہاں ہمیشہ آگ جلتی ہی اور کیڑے کاٹتے ہیں مرنے کے پیچھے توبہ کی فرصت نہیں ہی اسی زندگی کے اندر ہمکو چاہئے کہ ہم خدا کے ساتھ میل کریں گناہ سے توبہ کریں بدیوں کو چھوڑ دیویں اور جنت کی زندگی حاصل کریں ہمیشہ کی زندگی یہ ہی کہ لوگ خدا کو پہچانیں اور خداوند یسوع مسیح پر جو گنہگاروں کا کفارہ ہی بھروسہ رکھیں وہ پیارا کلام یہ ہی یوں فرماتا ہی اے سب تھکے اور بڑے بوجھ سے دبے ہوئے لوگو میرے پاس آؤ کہ میں تمہیں آرام دونگا اگر کوئی پیاسا ہی میرے پاس آوے اور آبحیات پیوے یوں فرماتا ہی اے تو جو سوتا ہی جاگ اور روحانی نیند سے اُٹھ مسیح تجھے روشن کریگا